منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج نجاتم ۔ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ۔ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل ۔ گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

نمبر ۳۴ | مطبوعہ ۵ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۸۵ عیسوی | جلد ۱۴

اشتہاریہ اخبار عشرہ واسم مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت بحساب ۵ روپیہ سالانہ معہ محصول بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئین

چمکا ہی سب جہانمین ستارہ محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصاریٰ محمدی

مخدوم و مکرم جناب محمد شریف صاحب دام عنایتکم ۔

بعد سلام علیک التماس یہ ہی شہر سہارنپور مین عرصہ پندرہ روز سے جناب مولوی محمد شرف الحق صاحب دہلوی واعظ و ناصح تشریف رکھتے ہین اور ہمیشہ دروازہ جامع مسجد کلان پر وعظ فرمایا کرتے ہین اسی عرصہ مین جناب مولوی صاحب موصوف نے دو قطعہ خط پادری دیری صاحب و پادری یوانگ صاحب وغیرہ کے پاس برائے مباحثہ و مناظرہ مذہبی بھیجے لیکن پادری صاحبان مذکوران نے ایک کا جواب نہین دیا بلکہ مشن اسکول پر آنا اور منادی کرنا بھی چھوڑ دیا ۔ آخر مولوی صاحب مذکور نے بعد انتظار بسیار مجبور ہوکر اشتہار طبع کرا کر مشتہر کرائے چنانچہ ہمراہ نیاز نامہ ہذا حسب الارشاد جناب مولوی صاحب موصوف جناب کی خدمت مین پیش کرکے متصدعہ ہون کہ آپ بھی اپنے اخبار صداقت آثار مین اسکو طبع کرا کر مشتہر کرین تاکہ اور پادریصاحبان و عیسائی اپنے بھائی پادریون کے حال سے مطلع ہون اور ناظرین منشور محمدی بھی ملاحظہ فرماوین اور نوا شخاص حسب ذیل مولوی صاحب کے وعظ کی برکت سے مشرف باسلام ہوے ان کو بھی درج اخبار فرمائی زیادہ والسلام ۔

شمار نمبر شمار	نام کفر	نام اسلام	عمر	ذات	سکونت
۱	کلیان سنگھ	عبداللہ	۲۰	چھتری	بہادرآباد ضلع سہارنپور
۲	ہیراتدل	عبدالرحمان	۳۰	برہمن	امرتسر
۳	〃	دین محمد	۲۲	〃	سہارنپور
۴	جگم علی پال	جگم علی	۱۹	عیسائی	الہ آباد
۵	〃	مریم بی بی	۲۵	عیسائی	الہ آباد
۶	〃	عبدالعزیز	۲۵	برہمن	بنارس
۷	〃	عبدالرحمان	۲۷	〃	〃
۸	اوندآیا	عبداللہ	۵۶ سال	عیسائی	غازیپور
۹	کلاڈنس	فضل اللہ	۱۶	〃	〃

العبد آپکا خادم غلام رسول از سہارنپور ۲۵ رمضان سنہ ۱۳۰۲ ھ

بقیہ مضمون مقابلۂ اسلام بمذہب نصاریٰ

اب ہم تیسری اصل جڑ کے انبیاء کی نسبت بحث کرتے ہین کہ ان کو اسلام نے کیا سمجھا ہی اور مذاہب کیا سمجھتے ہین اور دراصل کیا سمجھنا چاہیے - ؟

واضح ہو

کہ نبوت یا رسالت ایک خداداد نور روحانی ہے کہ جسکے ذریعہ سے انسان کے قوے بہیمہ مغلوب اور آثار جسمانیہ پست ہوجاتے ہین اور ملکیت کو علو ہوتا ہے یہ شخص گو بظاہر کھاتا پیتا سوتا بیٹھتا انسانون کے سبھی طبعی کامون مین شریک ہوتا ہے مگر اپنی روحانی قوت سے عالم ملکوت اور جبروت ولاہوت کا مشاہدہ کرتا ہے وہان کے اسرار اور سیر منکشف ہوجاتے ہین خدا تعالی سے وہ روحانی طور پر مناسبت اور تقرب اور سکو حاصل ہوتا ہے اسکی مرضی اور غیر مرضی پر واقف ہوجاتا ہے اور چونکہ اوس عالم کی خبرین دیتا اور خدا کے پیغام پہونچاتا ہے اس لئے اس کو نبی اور رسول کہتے ہین اور چونکہ جسمانی قوت سے روحانی اور کثیف سے لطیف قوی ہوتی ہے دیکھئے پانی کی طاقت سے ہوا کی (بسبب لطافت کے) اور ہوا سے آگ کی قوت زیادہ ہے دخانی کلین اور تار برقی وغیرہ امور ہمارے بیان کے لئے شاہد عادل ہین جو پرزے ہوا کے زور سے چلتے ہین وہ بہ نسبت پانی کے زور سے چلنے والون کے قوی ہوتے ہین اور جو آگ کے ذریعہ سے چلتے ہین وہ اوس سے بھی قوی ہوتے ہین اور یہ اس لئے کہ ہوا پانی سے لطیف ہے اسلئے نظر نہین آتی اور آگ اس سے بھی لطیف ہے اور برقی قوت تو بہ سبب لطافت کے اور ہی غضب ڈہاتی ہے یہ جسمانی قوتون کا حال ہے پس جو اور بھی لطیف اور روحانیت کے مرتبہ مین پہونچگیا ہے تو اوسکی قوت کا کیا ٹھکانہ - ؟ پس وہ نبی اپنی روحانی قوت سے کبھی اپنی تصدیق کے لئے کوئی بڑا بھاری کام بھی کر دکھاتا ہے کہ جو عالم حس مین نہایت مستبعد اور خلاف قانون قدرت معلوم ہوتا ہے جسکو عرف شرع مین معجزہ کہتے ہین ہرچند اہل بصیرت کے نزدیک اس معجزہ کو ڈھڈ بندی شعبدہ بازی فسون گری طلسم نیرنگ اسے کچھ بھی مناسبت نہین مگر عوام کو بھی جو کچھ باہم اشتباہ ہوتا ہے تو ایسا ہوتا ہے کہ جیسا پیتل اور سونے اور ہیرے اور بلور اور چاندی اور قلعی مین کہ جس تشابہ سے کوئی عقلمند دھوکا نہین کھاتا کبھی عالم تمدن مین کچھ خلل نہین آتا اور جو کسی تیرہ باطن کو امتیاز نہ ہو اور وہ صرف فلسفی خیالات پر روح کی تکمیل کا مدار رکھے یا اپنے دیکھو سلون کو مذہب بنا دے تو کچھ پرواہ نہین - ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؟

اور چونکہ یہ نبی ذو جہتین ہوتا ہے یعنے اوس عالم سے بھی مناسبت رکھتا ہے اور اس عالم کے لوگون سے بھی اختلاط و اتحاد رکھتا ہے - ؎

ادہر مخلوق کے شامل ادہر اللہ سے واصل

خواص اس بزرخ اکبر مین تھا حرف مشدّد[1] کا
اسلئے ملائکہ کو نبی نہ بنایا اور چونکہ بہت سفلی بہی اس
سے سانہ تہی تو اسکی اصطلاح اور جبر و نقصان کے
لئے اوس عالم سے ایک رئیس کو اسکی وحی اور الہام
مین واسطہ کر دیا جس کو روح القدس یا جبرئیل امین
کہتے ہین ہرچند یہ نبی خدا کا ایک بندہ ہے اوس
کو خدائی مین کوئی حصہ نہین نہ کوئی اختیار کلی اسکو
ملا ہے مگر روحانی برکتون سے بہرپور اور ہمہ تن
نور ہے اسلئے کبہی انما انا بشر مثلکم کہتا ہے اور کبہی
انکم مثلی الخ (رواہ البخاری) فرماتا ہے اور چونکہ
یہ روحانی برکتون سے مالامال اور اوسکا نفس
بہیمی پائمال ہے اور نیز یہ خدا کی طرف کا ہادی اور
راستی کا پیشوا ہے تو ضرور ہے کہ اس سے چال و چلن
درست ہون بت پرستی بدکاری جہوٹ چوری
قتل ناحق الغرض ان سب بری باتون سے معصوم
ہو ورنہ پھر جب سے

ہادخویشتن گم است کرا رہبری کند

کیونکہ جب یہ ہی ہر طرحکی بدکاری مین غرق ہے تو
اسمین اور عامیون مین کیا فرق ہے؟ اس شخص کا
الہام کیا خاک عقل کی تائید کریگا؟ اور کیا ظلمات
سے نجات دیگا؟ یہان تک جو کچہ حوالہ قلم ہوا اس
پر تمام اہل عقل اور نقل کا صاد ہے اب دیکہئے کس
مذہب نے اسکے برخلاف سمجہا؟

عیسوی مذہب مین جب سے گریک یعنے اہل یونان
آئے تو اونہون نے اپنے فیلسوفانہ خیالات اس پاکیزہ
مذہب مین ملا کر اس کو بالکل الٹ پلٹ کر دیا ابتدا مین جو
کچہ پولوس مقدس وغیرہ نے کیا تہا وہ تو بیان سے
باہر ہے مگر جب مارٹن لوتہر اور جان کالون کیسے فرقہ
پراٹسٹنٹ کے پیشوا ہوے اور باہم سخت اختلافات
پیدا ہوے جن کی وجہ سے لوگ اس مذہب سے بالکل
نفرت کرنے لگے چنانچہ انگلیہ اور فرانس مین بہت سے
ایسے لوگ پیدا ہوے کہ جو صرف خدا کو مانتے تہے باقی
حضرت مسیح اور ان کے حواریون اور خرق عادت
اور معجزات و کرامات کو محض قصہ و کہانی جانتے
تہے چونکہ یہ لوگ فلسفہ اور دیگر علوم سے ماہر تہے
اپنی علمی تقریرون سے جابجا اس الحاد کو پہیلاتے
پہرے حتی کہ سترہوین صدی عیسوی مین جرمن
اور انگلستان مین بہی اسکا چرچا ہوا اور لارڈ
ہربرٹ اور ہلاونٹ اور ہوبس اور ارل شافٹ
کیسے لوگ کہ جو بڑے بڑے درجون پر تھے سخت ملحد
ہوگئے اور بہت سی کتابین اس امر مین تصنیف کین
پہر اہٹاوین صدی مین تو اس الحاد کا دریا بڑی
موجین مارنے لگا یہان تک کہ ایشیہ سے ملکون
مین بالخصوص ہندوستان مین اس کا اثر پہیلا۔
اور ہزارہا لوگ معجزات و خرق عادات ملائکہ
و انبیاء و الہام سب چیزون سے منکر ہوگئے یہان
تک کہ کلکتہ کے بنگالیون مین بہی اسکا اثر پہونچا
اور ایک شخص راجہ موہن نام نے مذہب ہنود سے
نفرت کرکے سنہ ۱۸۴۰ء مین ایک جدید مذہب برہمو
سماج قایم کیا اور بظاہر تو اس کو مذہب ہندو سے

[1] لفظ محمد مشدد ہے ۱۲

کیا مگر دراصل انہین ملحدانہ اصول پر قایم کیا کہ جس کو اونہون نے انگریزی کتابون سے حاصل کیا تھا اور اس کے بعد ان کے مرید بابو کیشب چندر سین نے کہ جو انگریزی مین بڑا ید طولی رکھتے تھے اس مذہب کو خوب رواج دیا اور کسیقدر عبادت وغیرہ الہامی مذاہب سے باتون کو ملخص کرکے ایک معجون مرکب بنایا مگر انبیا اور ان کے معجزات سے صاف انکار اور تاویل کرتے رہے۔ باقی آیندہ

از حامی اسلام دہلی

جناب محمد شریف صاحب دام مجدکم

السلام علیکم۔ ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین صاحب طبع قدیم وجدید ملاحظہ والا سے گذری ہوگی پادری صاحب نے فصاحت وبلاغت کلام اللہ شریف اکرم پر بہت سے اعتراضات فضول کیا ہے اکثر کم علم اوس کو دیکھکر وہو کہ کہا جاتے ہون گے کہ درحقیقت پادری صاحب بہت بڑے قابل شخص ہین کہ قرآن مجید اکرم پر کہ جسکی فصاحت وبلاغت کا ڈنکہ آج تیرہ سو برس سے مشرق ومغرب جنوب وشمال سے ہر ملک مین بجتا ہے اور دعوی بلاغت فخریہ کیا گیا ہے اور ہر ملک کے ذیعلم لوگون نے تسلیم کیا ہے خصوصا تعلیم یافتہ قوم یورپ سے فصحا اور فصحاے عرب کہ جنکی خاکپر زبان ہے اور بلغاے عجم وشام کو بہ نسبت ہندیون سے عربی اچھی طرحسے جانتے ہین قبول کیا ہے اور یہ غلطیان کسی کو نہ سوجھے الا ایک ہندی دیہاتی کو تعجب کا مقام ہے۔ اور یقیناً کج فہم توضیح ہی سمجھ جاتے ہون گے تنظر بران یہ مضامین ذیل مقدمۂ تفسیر فتح المنان معروف بہ تفسیر حقانی مصنفۂ جناب مولانا وبالفضل ولانا مولوی سید ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی کہ یکے از افصح الفصحاے وافضل الفضلاے دہلی ہین ابلاغ خدمت کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ پرکسی گوشہ مین منشور ومنشور سے جگہ دیکر آپ داخل حسنات ہون اور رہین مشکور اور خلق اللہ ممنون ماجور۔ یہ کہنا اس جگہ بے محل نہ ہوگا کہ اس تفسیر بے بہا کم قیمت کی ہر ایک مسلمان کو از حد ضرورت ہے مضمون ذیل سے اسکی خوبی ظاہر ہو جاویگی۔ مضمون تفسیر ہر ایک فصیح وبلیغ ایک خاص امر مین مشہور ہوتا ہے کوئی رزم مین کوئی بزم مین مگر قرآن ہر بات مین انکسان بلاغت رکھتا ہے اب کوئی ان پڑھ ایسے ملک کا باشندہ اور ایسا کہ جو شعر وسخن سے بھی آشنا نہو ایسے مضامین کو ان امور کی رعایت سے ساتھ بیان کرسکے تو وکہاے۔ حق یہ ہے کہ آدم سے لیکر اب تک (اور انشاء اللہ قیامت تک) کوئی فصیح وبلیغ حکیم وذکی ایسی کتاب کا سوان حصہ بھی تصنیف نہ کرسکا اور نہ کرسکیگا آج فرانس وجرمن مین بالخصوص شام مین عیسائی علماء عربیت مین بڑا ید طولی رکھتے ہین کسی نے قرآن مین کوئی نقص نہ ثابت کیا بلکہ بالاتفاق سب نے اعلیٰ درجہ کی بلاغت کا اقرار کیا مگر افسوس کہ جن پادریون اور

کہ مشرکون کو اچھی طرح اردو زبان بھی نہین آتی اونہون
نے منہ کھولکر قرآن پر اعتراض کیا اور مقامات حریری
کو (کہ جسکا مصنف قرآن کی بلاغت پر ایمان لائے ہوے
تھا) قرآن سے بہتر کہا مگر سچ ہے جسکو قوت شامہ نہو
تو وہ اگر بدبو اور عطر کو یکسان کہے تو بعید نہین
واللہ ورسولہ من قال ؎

چون نیست ہنر در مشام عماد ہیچ امتیاز
سرگین خوش و عنبر سارہ برابر است

عماد الدین کرسٹین نے ہدایۃ المسلمین کے صفحہ ۳۴۲
سے لیکر صفحہ ۳۵۱ تک ۸ مقام قرآن مجید کے ایسے
بیان کئے ہین کہ جو ان کے نزدیک غیر فصیح تو کیا بلکہ
لغو اور غلط ہین اور ہر فقرہ پر یہ کہتے گئے ہین واہ
صاحب یہی فصاحت ہے واہ حضرت اسے برتے پر یہ سخت
دعوی الخ۔ اور دراصل یہ وہ مواضع ہین کہ جہان
مفسرین یہ بات ظاہر کیا کرتے ہین کہ مقتضاے فصاحت
و بلاغت یہ ہے کہ محاورے کو نہ چھوڑے پس اسلئے
بہت سے مواضع مین قرآن نے کہین حذف کہین اطناب
کہین تقدیم کہین تاخیر وغیرہ امور کو کہ جو فصحاء کے
نزدیک پسند ہین اختیار فرمایا ہے اس امر کی مثال
اردو مین یہ ہے دیکھئے دہلی کی زبان مین جو اردو
کا مبدا ہے بہت سی باتین بظاہر خلاف معلوم ہوتی
ہین لیکن محاورے کے موافق ہین (۱) بے التفاتی
بیان کرنے مین یون بولتے ہین۔ آپ خبر ہی نہ ہوئی
مگر دیہاتی اس فقرے کو غلط کہے گا اور یون اصلاح
دیگا کہ۔ آپ خبردار نہ ہوے مین (۲) مین بھوکون

مرگیا۔ عماد الدین کے سے دیہاتی کہین گے یہ غلط بلکہ
یون کہنا چاہیے تھا کہ بھوکہا مرگیا۔ (۳) استانی جی
عماد الدین اسکو بھی غلط کہیگا اور استادنی جی صحیح
بتلا دیگا الغرض اور اسی طرح سے صدہا محاورات ہین
کہ جو بظاہر خلاف قاعدہ معلوم ہوتے ہین مگر اہل
زبان بولتے ہین اور انہین مواضع مین اہل زبان اور
غیر زبان مین فرق معلوم ہوتا ہے انہین محاورات
کی رعایت سے ذوق اور میر اور غالب شعر مین استاد
گنے جاتے ہین یہ بات ہر زبان مین ہے پس عماد الدین
نے تفسیر اتقان سے چند مواضع کو نقل کیا ہے اور
کچھ ایجاد بندہ کو کار فرمایا ہے ان مواضع کا اجمالی
جواب تو آپ سن چکے تفصیلی مفسرین نے اپنی تفاسیر
مین مع شواہد و اشعار عرب ذکر کیا ہے کشاف ہی
کو ملاحظہ فرمایئے مگر مین پادری کی عربیت کو بطور
نمونہ کے لوگون سے روبرو بیان کرتا ہون کہ جس
سے یہ بات معلوم ہو جائے کہ عماد الدین کو صرف ونحو
سے بھی خبر نہین چہ جائیکہ فصاحت اور بلاغت سے
اسرار کو پہچانتا۔ (شاہد اول) قولہ ۱۷، فقرہ ۱۹
مین ہے۔ لا خیر فی کثیر من نجواہم الا من امر بصدقۃ
یہ عبارت بھی قرآن مین غلط ہے کیونکہ نجوا فعل ہے
اور من اسم ہے پس اسم سے استثنا عربی گرامر سے موافق
فعل سے جائز نہین انتہی۔
واہ پادری کیا کہتے ہین نجوا فعل اور من اسم کسنے
کہا ہے اسی لیاقت پر پادریون مین لال بجھکڑ بنے
تھے۔ (شاہد دوم) قولہ لفظ فیہن قرآن مین

غلط برتا گیا ہے کیونکہ لفظ شہر مذکر ہے اسلئے ضمیر مؤنث کی بولنا جائز نہین انتہی - فیہن کا مرجع شہر کو بنانا اور شہر کو جو جمع ہے چھوڑ دینا علاوہ نادانی کے دلیل صریح ہے اس امر پر کہ عماد الدین کے نزدیک شہر اور شہر دونون ایک ہین (شاہد سیوم) قولہ اہل ہذا ہ القریہ - غلط ہے ہذا کی جگہ تلک بولنا لازم تہا کیونکہ گانون دور تہا نہ قریب انتہی - معلوم ہو کہ دور کے لئے تلک آتا ہے اور ہذا اور تلک مین یہی فرق ہے یہ محض جہالت ہے اسیطرح کے اور بیہودہ اعتراضات ہین کہ ایاک نعبد وایاک نستعین مین پہلے نستعین کہنا تہا وغیرہ ذالک من الخرافات (شاہد چہارم) قولہ ص ۳۴۴ اسی مین ہے ومن لم یطعمہ ای الماء غلط بولا ہے یون بولنا چاہیے تہا ومن لم یشربہ - کیونکہ پانی کہایا نہین بولا کرتے ہین الخ یقین کہ عماد الدین صاحب اپنی اس خطا کے موافق یا یون کہو کہ وہ اپنے اس گرایر کے موافق پانی پینے کے برتن کو آب خورہ نہ بولتے ہونگے بلکہ آب نوشہ فرماتے ہون گے اور فردوسی طوسی کہ یکے از فصحاے فارس ہے اس کے کلام مین ضرور اصلاح دی ہوگی فردوسی نے اشعار ذیل ہین شاہنامہ سے آب خوردن فرمایا ہے نہ نوشیدن - اشعار خرا مابشد سوے آب روان چو جان رفتہ گویا بیا بد روان - بخورد آب روی وسر و تن بشست - بہ پیش جہان آفرین شد نخست - وزان آب خورشد بجاے نبرد - پر اندیشہ بودش دل و روی زرد - خورش کورد پوشش ہم از چشم کور - گیا خورد گاہی دگہ آب شور - معلوم ہوا کہ پادری صاحب کو نہ فارسی آتی ہے نہ عربی نہ اردو اچہی طرح سے جانتے ہین اسی لیاقت پر قرآن پر اعتراض کرنے بیٹہے تھے طعم کے معنے چکہنا ہے نہ کہانا پس پانی کو چکہنا ہی بولتے ہین جہان کہ بالکل مخالفت ہوتی ہے - آپ طعم کے معنے کہانے کے سمجہ گئے اور طعم اور اکل مین کچہ تمیز نہ کی - (شاہد پنجم) قولہ ۱۲ فقرہ اسی مین ہے - وربائبکم التی فی حجورکم - تمہاری ربیبہ حرام ہین جو تمہاری گہرون مین ہین الخ - حجور جمع حجر کی ہے جسکے معنے گود اور پرورش ہین - عماد الدین نے حجر کے معنے اپنے گہر سے نکالے ہین اور اوسپر اعتراض کیا ہے واہ رے لیاقت عماد الدین ان باتون کا جواب دین پہر میدان مین آئین ۱۲ منہ حقانی مقدمہ صفحہ ۳۱۲ - علاوہ اس کے جو مضمون بسم عقوبۃ الضالین مین جناب مخدوم و مکرم امام صاحب قبلہ نے قلمبند فرمایا ہے وہ بہی تہوڑا تہوڑا شایع ہوتا رہے تو مناسب ہے کہ بیعلم برادران اسلام اس دہوکہ بازی سے پادری صاحب سے آگاہ ہوجاوین اور وقت گفتگوے نصاری نہ دبین - واللہ معین علی کل حال - پس جو صاحب اس تفسیر بے بہا کے طالب ہون ۱۲ روپیہ قیمت بصیغہ پیشگی اور مابعد عنہ ۱۲ دہلی کوچہ رایمان مین مصنف ممدوح یعنے مولانا مولوی سید ابو محمد عبد الحق صاحب کے پاس بہیجکے منگوالین - ایکا خیر خواہ

بقیہ پاک نوشتون کی الہامی ہونے کی ثبوت کی تحقیق

نمبر	نام کتاب	نام مصنف نسبتی	اسناد معہ کیفیت

۴	گنتی	مسمی علیہ السلام	اسی کتاب کے ۲۱ باب ۳ مین کنعانیون کا قتل اور ان کی بستیون کو حرم کرنا لکھا ہے اور یہ قتل و حرم موسی کے روبرو نہ کیا یشوع کے روبرو اور زمانہ مین بھی نہین ہوا۔ بلکہ بالیقین عہد یشوع کے بعد ہوا ہے پس مصنف اوس کے حضرت موسی کیونکر ہو سکتے ہین بلکہ وہی شخص ہے جس نے یہ واقعات بچشم خود دیکھے ہون یا اوس سے پہلے ہو چکے ہون اور اس نے سنکر لکھا ہو۔ اور اسی باب کی ۱۴ آیت مین لکھا ہے کہ خداوند کے جنگنامہ مین لکھا ہے اس سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ مصنف اسکا سوائے حضرت موسی کے اور کوئی ہے جو الہام سے نہین بلکہ خداوند کے جنگنامہ سے دیکھکر لکھتا ہے اب اس جنگنامے کی عیسائی بہائی رسید نہین دیتے جس سے اس کتاب کو اوس جنگنامہ ہی سے مطابق کر لیا جاوے۔ اور اسی کتاب کے ۳۲ باب ۱۴ مین یایر کو منسی کا بیٹا لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یایر نے اکثر ملاد کو فتح کرکے اپنے نام پر آباد کیا اور یایر موسی کی بعد ہوا ہے پھر یایر شحوب کا بیٹا ہے جو یہوداہ کی اولاد سے ہے اور منسی یوسف علیہ السلام کے اولاد مین ہین اس لئے مصنف اس کے موسی نہین ہو سکتے کیونکہ یایر موسی کے بعد مین ہوا علاوہ اسکے موسی یایر کو غلطی سے منسی کا بیٹا کیون لکھتے پس یایر سے صدہا سال بعد اس کتاب کو کسینے لکھا ہے۔ اور اسپای نوزا ذیل تفسیر ۱۲ باب ۳۲ اسی کتاب سے لکھتے ہین کہ یہ کتاب موسی کی تصنیف نہین بلکہ کسی موسوی مذہب والے متعقد موسی نے اسکو تصنیف کیا ہے۔ فقط
۵	استثنا	ایضاً	اسی کتاب کے ۳ باب ۱۴ مین لکھا ہے کہ منسی کی بیٹی یایر نے ارجوب کی ساری مملکت جسور یون اور معکاتیون کی سوانہ تک لی لی اور اوسر نے انکا اپنا نام رکھا یعنے یایر کی بستیان بشن مین وہی نام آجتک ہے انتہی یایر اور اوسکا تسخیر ممالک کرنا بعد موسی کے ہوا ہے اور یایر شحوب کا بیٹا ہے نہ منسی کا چنانچہ پہلی تواریخ ۲ باب ۲ مین مصرح ہے اور جملہ کہ وہی نام آجتک ہے صاف صاف اس بات کا شاہد ہے کہ مصنف اس سے موسی نہین کوئی شخص ہے جو یایر سے بھی صدہا سال پیچھے گذرا ہے اور اباب ا

اسی کتاب مین اوس پارہ کا لفظ علی رؤس الاشہاد بتایا ہے کہ مصنف اسکا
یرمن سے اوس پار رہتا تہا اور موسی بجگم گنتی ۲۰ باب ۱۲ - ۲۷ باب
۱۳ - استثنا ۳ باب ۲۷ - ۱۳ باب ۲ - ۳ - ۴ ۳ باب ۴ ۳ سی یردن کے پار
نہین گئی چہ جائیکہ سکونت . اور ۴ ۳ باب اس کتاب کا بہت ہے قابل لحاظ
ہے اور ہم اوسکی دو تین آیتین نقل کرتے ہین ۴ ۳ باب ۵ - سو خداوند
کا بندہ موسی خداوند کے حکم سے موافق مواب کی سرزمین مرگیا ۶ اور
اوس نے اوسی مواب کی ایک وادی مین بیت فغفور کی مقابل گاڑا
پر آج کے دن تک کوئی اوسکی قبر کو نہین جانتا ۷ - اور موسی اپنی مرنے کی
وقت ایک سو بیس برس کا تھا کہ نہ اوسکی آنکہین دہندلائین اور نہ
اوسکی تازگی جاتی رہی ۸ - سو بنی اسرائیل موسی کے لئے مواب کے
میدانون مین تیس دن تک رویا کئے - ۱۰ - ابتک بنی اسرائیل مین موسی
کے مانند کوئی نبی نہین اوٹہا انتہی -

دیکہو اس سے کیا صفائی کے ساتہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسی اوس کے
مصنف نہین بلکہ موسی سے بہت نبیون کی زمانہ کے بعد مین کسی نے
اوسکو لکہا ہے فقط -

---

۶ - یشوع کی کتاب - یہ مسیحی جرہارڈ - ڈیوڈیی - ہیوٹ - بشپ پاٹرک و ٹامالائن - ڈاکٹر گرمی کہتے ہین
کہ یہ کتاب یشوع کی تصنیف ہے لیکن یہ قول انکا محض غلط ہی نہین بلکہ سراسر
دروغ و کذب ہے کیونکہ شروع کتاب ہی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس
کتاب کو کسی نے یشوع کے بعد مین تصنیف کیا ہے اور اوس عبارت کو یہان
بجنسہ نقل کیجاتی ہے یشوع اباب اخداوند نے نون کی بیٹے یشوع کو جو موسی
کا خادم تہا خطاب کرکے فرمایا دیکہئے لفظ تہا جو یشوع کی عدم موجودگی اور
زمانہ بعیدہ و گذشتہ پر دلالت کرتا ہے صاف بتلاتا ہے کہ یہ کتاب یشوع
نے نہین لکہی اور نہ اوسکی حیات مین لکہی گئی اگر یشوع لکہتے تو یون لکہتے
کہ خداوند نے مجہ کو جو موسی کا خادم ہون خطاب کرکے فرمایا - اور اسکتاب
مین ایسے مضمون بکثرت وارد ہوے ہین کہ جنکا نقل کرنا موجب طوالت ہی - باقی آیندہ

جنگ روس و انگلستان

روس و انگلستان کی لڑائی جو طوالت اور پیچیدگی اختیار کر رہی ہے وہ ناظرین کے بیشک اکتانے والی ہے لیکن اسمین ہمکو اگر کوئی بات ناممکن معلوم ہوتی ہے تو وہ لڑائی کا رکنا ہے خاص طور پر کوئی جنگجو خبر نہ آئے نہ سہی لیکن عام طور پر ایک ایک حرکت جو سننے مین آتی ہے جنگ کے گمان کو غالب بناتی ہے حدود افغانستان پر امیر کی فوجون کا جمع ہونا - ہرات کا زور و شور سے مستحکم کیا جانا یقین دلاتا ہے کہ ضرور ایک طوفان عالمگیر قریب الوقوع ہے اور یہ خبرین کہ افغانون نے فلانی جگہ روسی قافلہ کو لوٹ لیا بیشک اس کے کفر توڑنے مین کارآمد ہون گے امیر کابل کا روپیہ ابہی تک معلوم نہین ہوتا کہ کیا ہوگا - اور کوئی نہین جانتا کہ آیا اسکو امیر صاحب کی لیاقت شرارت یا خود غرضی پر محمول کرنا چاہیے ہم کہتے ہین کہ یہ سب امیر صاحب کی خوش قسمتی کا ظہور ہے کہ انگلشیہ ایسی لایق فایق گورنمنٹ اسکے ہاتون مین سونے کی چڑیا ہے یا شاید یہ دولت یہ عزت فقط زہر بہری مٹہائی ہے جسکی پرذایقہ چاٹ وقت مقررہ پر اپنا رنگ دکہائیگی کچہ ہی ہو سرحد کا معاملہ تشویش بخش بدستور ہے - روسی سازشین ویسی ہی مصروف ہین افغانی مکمتین ویسی ہی معکوس ہین اور انگریزی چالین ویسی ہی مجبور و معذور اور تو انگریزی خزانون کا گران بہا بوجہ امیر کی خاطر سے ہلکا ہو رہا ہے اودہر امیر صاحب کے اشتہار یہ کہہ رہے ہین کہ وہ روسیون اور انگریزون کو ایک لاٹہی سے ہانکینگے اور تیسرے جانب روس اپنے قافلون کو برائے نام لٹوا کر حملہ افغانستان کے لئے اپنے دعوی کو معقول مضبوطی بخش رہا ہے

ڈاک ولایت

ڈاک ولایت کے رو سے حقیقت حال یہ ہے کہ جسوقت سے موجودہ گورنمنٹ نے کام کرنا شروع کیا ہے اکر وقت سے نامہ و پیام مین کچہ بہت کارروائی نہین ہوی ہے تو قف خاصکر اسوجہ سے ہے کہ اوس معاملہ کی نسبت جو معرض بحث مین ہے روس زیادہ تر اطلاع حاصل کرنا چاہتا ہے جو قرارداد صاحب و سیرائے بہادر اور امیر صاحب کے درمیان راولپنڈی مین ہوی ہے اسکی شرایط کا بیان کرنا قرین مصلحت نہ ہوگا مگر موجودہ گورنمنٹ کے مقرر ہونے کے بعد ان شرایط مین کسی قسم کی تبدیلی نہین ہوی ہے گورنمنٹ کا ارادہ امیر صاحب کے ملک مین فوج کے ذریعہ سے کسی مقام پر قبضہ کرنے کا نہین ہے مگر گورنمنٹ کی پالیسی کا یہ ایک جزو ہے کہ وہ اپنی خاص سرحد کو استحکام دے دارالسلطنت روس کے اخبار نویس بیان کرتے ہین کہ اعلیٰ درجہ کے مجمعون مین لوگون کی یہ رائے ہے کہ جو نامہ و پیام ہو رہے ہین وہ صرف مفارقی حیلہ ہین پہلے دونون سے دارالسلطنت مین لڑائی کے جوش کو بہت ترقی

ہوی ہے روس سے اکثر اخبار نویسون کی یہ رائے ہے کہ جو مصالحت اور قول و قرار جدید وزیر اعظم انگلستان نے حال مین سرحد سے معاملہ کی نسبت کئے ہین انپر وہ اعتبار نہین کرتے ہین اور وہ یہ اشارہ کرتے ہین کہ انگلستان جو بڑی بڑی جنگی تیارمان کر رہا ہے ان کے لحاظ سے ان کی بدگمانی واجب ہے خبرین جو آتی ہین عجیب مختلف اور ہر ایک دوسرے سے متناقض ہین جنپر کچھ اعتبار نہین ہو سکتا ہے بلکہ ہر ایک شک پیدا ہوتا ہے نیم سرکاری روسی اخبار (جنرل ڈی سنٹ پیٹرزبرگ) بیان کرتا ہے کہ جس زاید اطلاع کا حاصل کرنا روس دولۃ وذوالفقار کی نسبت ضروری خیال کرتا ہے وہ بہت جلد اس سے پاس پہنچ جاویگی ملک افغانستان مین بعض کا آمد موقعون پر قبضہ کرنے کے نسبت وہ بیان کرتا ہے کہ افغانستان کی خود مختاری اس انتظام کا ایک حصہ ہے جو انگلستان اور روس کے درمیان ہوا ہے اور وہی نامہ پیام کی بنیاد ہے۔

ہرات کی قلعبندی

قلعبندی ہرات کے متعلق اس سے گرد و نواح کے باغات و دیہات بالکل صاف کئے گئے ہین تاکہ دشمن کو ان مین چھپنے اور پناہ گزین ہونے کی گنجایش نہ رہے افغان لوگ جو ان دیہات و باغات کے مالک ہین اسکے معاوضہ کے گورنمنٹ انگریزی سے امیدوار ہین قندہار کے طرف تار کا کام جو جاری تھا کہتے ہین اسکو پہانون کی ایک زبردست جماعت نے زبردستی برباد کر دیا اونہون نے پوچھا کہ یہ کس کے حکم سے ہوتا ہے اور جب جواب ملا امیر صاحب کی اجازت سے تو کہا کہ ہم نہین جانتے کون امیر ایسی اجازت دینے والا ہے۔ یہان کے مزدور افغانون کو ۱۲ روپیہ ماہواری ملتا تھا امیر کابل تین لاکھ کے صرف سے اپنے محلونکو وسیع کرنا چاہتے ہین وہ اگر تین کروڑ روپیہ بھی چاہین کہ لگائین تو ممکن الوقوع ہے کس لئے کہ انگریزی گورنمنٹ ان کی پشتبان ہے اور ہندوستان ان کا ہمسایہ ہے اور بخت ان سے یاور ہین اور حکمت عملی ان کی غالب ہے ہرات سے متصل ایکدستہ افغانی فوج کا ایکدستہ روسی فوج سے مقابلہ ہوا افغان غالب آئے اور دو چار روسیون کو پکڑ کر ہرات مین لائے حاکم ہرات یہ دیکھکر دنگ رہگیا روسیون کی خاطر تواضع کی اور تعظیم کے ساتھ ان کو اپنے کمپ کو واپس بھیجا۔! عام۔

گلزار اخبار

شمالی ارکاٹ (مدراس) مین آتشزدگی سے ہزارون اجڑ گئے۔ پچھرہی کے پوسٹماسٹر عیسائی صاحب مجرم سخت ۱۵ ماہ قید ہوی۔ پاوری ین یس وایس (دیسی عیسائی) بھوانی پور مین مقتول ہوا مدراس مین ایک پرزیور عورت نے رستہ چلتے سو روپیہ کو قتل کئے امیر کابل بظاہر مخالف بباطن معاون گورنمنٹ بیان ہوے وفاشعاری سے اقوام سوڈانی کا جوش پست ہوگیا کہتے ہین چین کے علاقہ کون مین دسہزار عیسائی مقتول ہوے ہین ہرات کے گرد و نواحی باغات و دیہات بالکل میدان کر دیگئے

ذوالفقار کا جہگر آردس دانگلستان مین بدستور موجود ہے
روسی وکیل کوشان ہے۔ روم دانگلستان مین موافقت
کا پہین سے اس طرف چوالیس ہزار روسی فوجین
خیمہ زن ہین۔
لندن مین ماہ می کے گھوڑ دوڑون مین نظام دکن
بہی شامل ہون گے۔
۱۲ ستمبر کو گورنر مدراس پونا مین رونق افروز ہونگے
مدراس مین ایک سوداگر نے آلو بہر کر جہاز سماٹرا بہیجے۔
وجیانگرم مہاراج پر ان سے دوسو برخواست فوج
نے گہیرا ڈالا۔
ہرات اور سرحد سے کوئی تشویش بخش خبر نہین آئی
بوجہ چہوٹنے بیماری کے روسی فوجین میدانون
مین پڑی ہین۔
ہزار ہا خلقت ہرات کی مضبوطی مین دن رات کام کرتی ہی
روس دانگلستان مین عہد و پیمان ہوے تگ
افغانستان آزاد سمجہا جائیگا۔
ایوب خان نے ہرات کے نقشجات و تواریخ روسیون
کے حوالہ کر دے۔
زار روس تیمور کے تاج پہننے اور اوس کا ملک
لینے کا دم بہرتے ہین۔
کہتے ہین افغان سرحدی کمیشن کو ایک اور برس
وسط ایشیہ مین رہنا پڑیگا۔
روسیون نے پنجدہ مین مضبوط کمکی فوجین بہیجین۔
سلطان روم علاوہ سودان چند مصری مقامون
مین بہی فوج رکہین گے۔

مقرر جانے کے لئے مدراس سے دو فوجین نام زد ہوئین
مہدی و عثمان و غما کی خبرین کسیوجہ سے تاریکی مین
ملبوس ہین۔
محصورین کسالہ کی رہائی کے واسطے ماہ اکتوبر مین فوج جائیگی
اصلاح مصر کی نسبت روم دانگلستان مین گفتگو گرم ہی
روس مین نہلسٹون کا شور و فساد پہر عود کر آیا۔
سلطان روم دانگلستان مین دوستی کا درجہ
اندلون حد پر ہے۔
شاہ آسٹریہ کے نتیجہ ملاقات پر زار روس پہولے
نہین سماتے ہین۔
مسٹر گلیڈسٹون صاحب ناروے کی سیر کر کے واپس آئے
وزیر اعظم انگلستان و فرانس کی عنقریب ملاقات
ہونے والی ہے۔
جنگ اچین مین ایک کروڑ فرانکس ۵۰ ہزار جانین
ہالینڈ کہو چکا۔
زار روس ڈنمارک کی سیر کو روانہ ہوے۔
ڈنمارک مین زار روس مسٹر گلیڈسٹون سے ملاقی ہوے۔
پائے تخت یونان مین ایک نو یافتہ پتھر عیسی علیہ السلام
سے منسوب ہوا۔
روم دانگلستان کے موافقت سے دونون طاقتین
رعبدار ہوگئین۔
جزائر فلپائن مین سپین و جرمنی مین آبادی پر جہگڑا ہوا۔
سفیر فرانس کو وزیر برما نے سخت بیعزت کیا۔
دریاے نیل طغیانی زور و شور سے بڑہ رہی ہے۔
قندہار کی تار برقی جو بن رہی تہی افغانون نے توڑ پہوڑ ڈالی

تنقید الکلام فی احوال شارع الاسلام

یہ نایاب کتاب آنریبل مولوی سید امیر علی صاحب بارسٹرات لا و ممبر کونسل واضع آئین و قوانین گورنمنٹ ہند سے بے مثل کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام انگریزی مین (ای کرٹکل اگزامینشن آف دی لایف اینڈ ٹیچنگس آف محمدؐ) ہے اور جس مین حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاریخی حالات اور سوانح عمری نہایت متانت و اختصار کے ساتھ لکھے ہین اور متعصبین نصاریٰ نے جو اعتراضات اور طعن آنحضرتؐ پر کیا ہے اسکی جوابات نہایت معتبر اور جلیل القدر مورخین یوروپ کے اقوال کو سند گردانکر لکھی ہین اور اسلام کے خوبیون کو بمقابل تمام مذاہب و ادیان کے اور ربانی اسلامؐ کا شرف و فضیلت سب بانیان مذاہب اور مہد بانیان اخلاق اور مصلحان بنی آدم پر عقلاً اور نقلاً ایسا ثابت کر دیا ہے کہ کسی مخالف و معاند کو مجال انکار اور محل قیل و قال نہین باقی رہا ہے علی الخصوص سر ولیم میور صاحب کے اعتراضات کو رد کیا ہے جو اونہون نے اپنے تذکرۂ پیغمبر اسلام مین محض براہ تعصب و نفسانیت حضرت خیر البشر اور ان کے خصائل اور احکام پر کئے ہین اس کتاب مین ایک خاص یہ صفت ہے کہ ایک طرز جدید سے اور پیرایہ لطف مین تالیف ہوی ہے اور اوس کے خوبیان ناظرین کو بعد ملاحظہ کے معلوم ہون گے کہ اسلام اور احکام شرع کے مناسبت و موافقت اس زمانہ کے جدید خیالات کے ساتھ ثابت کر دئے ہین اس کتاب کی ضخامت (۳۱۲) سے زیادہ ہے اور ربہت خوشخط اور صحیح چھپی ہے قیمت فی جلد عہ ر اور رسوم محصول ڈاک عہ ر رکھی گئی ہے ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اس نایاب کتاب سے خرید مین دریغ نہ فرمائین اور مطبع جعفری واقع شہر لکھنو نخاس جدید متصل وکٹوریہ اسٹریٹ مولوی مرزا محمد علی صاحب مالک مطبع سے با۔ سال قیمت طلب کرین فقط۔

اشتہار کتاب جنگ نامۂ روم و روس

اس کتاب مین روم و روس کی اس خونخوار لڑائی کا ذکر ہے جو ۱۸۵۳ء مین ہوی تھی شروعین ۱۸۵۴ء سے صوبہاے سرویہ۔ بوسینا۔ ہرزیگوینیہ۔ مونٹی نیگرو۔ (جبل اسود) وغیرہ کی بغاوت اور جنگونکا بیان ہے پھر سلاطین یوروپ کی تمام کارروائیان اور قسطنطنیہ مین کانفرنس کا جمع ہونا طرفین کی تحریرین انگلستان کی پالیسی روس کا اشتہار جنگ دیکر لڑائی شروع کرنا ترکون اور روسیون کے فوجونکا احوال ایشیہ اور یوروپین ترکی کا جنگونکا مفصل احوال فارس اور مونٹینیگرو کے نامی لڑائیون کا تذکرہ طرفین کے نقصانکا بیان سین اسٹیفانو کا عہدنامہ برلن کانگرس کا اخیر عہدنامہ وغیرہ وغیرہ حالات مشرح لکھی گئی ہین اور مقامات جنگ اور نامی پاشاؤن اور جنرلون کی تصویرین بھی ہین غرضکہ یہ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھنی قیمت فی جلد عہ ر مقرر ہے۔

المشتہر محمد مراد علی ہوشیار ہتم راجپوتانہ گزٹ اجمیر

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔